

قدِ رایا ز (کریم محمد خان)

| معانی | الفاظ | معانی | الفاظ |
|----------------------------|---------------|---|-------------|
| سامنے کا منظر | فرنٹ ویو | سلطان محمود غزنوی کا چہیتا نگلام | آئیار |
| نا تجربہ کار | انائیزی | فرق - بڑائی - نمایاں خوبی | امتیاز |
| انگیٹھی | آرٹش دان | خاطر تواضع - آوجھت | تواضع |
| عیب والا - بُرا | معیوب | جس کا کوئی شریک نہ ہو۔ انکھا | لا شریک |
| حیران، ہکابکا | مہپوت | جس کی صفت بیان کی گئی ہو | موصوف |
| قاعدہ، طریقہ، قانون | وستور | ناراضی کا سبب | وجہ، گرانی |
| بہت کم | خال خال | اترنے کا سبب | غمانِ نُرول |
| دیہاتی | پینڈو | باغ | گلزار |
| پکاد دیہاتی | ٹھیٹھ دیہاتی | غم کی کہانی - دکھڑا | ڈاستانِ غم |
| عاجزانہ - درویشانہ | خا کسارتہ | جھکڑا | تباہ |
| سامان کے انداز | ائٹھے کے تیور | ملہوا | ملحق |
| نیک کام | کار خیر | کسی کی بات زبانی نقل کرنا | روایت |
| برائی | قباحت | محبت - چاہت | اُنس |
| ناراض | بَرَّہم | قریباً تھوڑا اور زیادہ | کم و بیش |
| ہلکا | خُفیف | زمیں کا لکڑا | قطుح، زمین |
| دونوں طرف کے آدمی | طر فین | مخلوق کی قسمیں معین کرنے والا، شروع ہی سے تقسیم کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ | قسامِ اذل |
| مطابق | موافق | تمیز | سلیقہ |
| علاج، تدبیر | چارہ | بگڑی | صافہ |
| شریف آدمی - مراد فیشن ایبل | چنکن مین | پتلون پہننے والا | پتلون پوش |
| نقسان پورا کرنا | تکاری | دیہاتی بیٹھک | چوپال |
| | | سیر و تفریغ | پک بک |



(بورڈ 2015ء) خلاصہ

متاز مزار نگار کریل محمد خان کی شگفتہ تحریروں کو اردو ادب میں خاص مقام حاصل ہے۔ سبق قد ریاضان کی مزاجیہ آپ بنتی ہے جس میں قرار دیا گیا ہے کہ دیہاتی ہونا معیوب نہیں ہے۔

مصنف (کریل محمد خان) کو چھاؤنی میں ایک نہایت وسیع و عریض بگلاما تھا۔ یہ بگلا دوسرے کرنیلوں کے مقابلہ میں بالکل مختلف اور جدا گانہ تھا یہ بگلا دوا بیکڑ زمین پر واقع تھا۔ کریل صاحب نے بھرم قائم رکھنے کے لئے بنگلے کا کچھ ساز و سامان سینڈ بینڈ اور کچھ قطعوں پر حاصل کیا۔ مثلاً قابین، فرنج، ریڈ یا اورٹی وی وغیرہ۔ کریل صاحب کے بچے بھی اس ظاہری اور مصنوعی خوشحالی پر خوش تھے۔ کریل صاحب کا بینا سلیم ابھی میزکر کے امتحان سے فارغ ہوا تھا۔ وہ دن بھر بے فکری سے دوسرے کرنیل زادوں کے ہمراہ بیڈ منٹن کھیلتا اور شام ہی سے دوستوں کے ساتھی۔ وی کے سامنے جم جاتا۔ گھر کے بوڑھے ملازم علی بخش کے علاوہ کسی اور کو سلیم کے کمرے میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ علی بخش کو سلیم سے انس تھا۔ کیوں کہ سلیم اسی کے ہاتھ میں پلا تھا۔ ایک دن سلیم کی غیر حاضری میں اس کا ایک دوست امجد اسے ملنے آیا اور باہر برآمدے ہی میں کری پر بیٹھ گیا۔ ملازم علی بخش نے اسے ٹھنڈا پانی پلا یا وہ کافی دیر تک سلیم کا انتظار کرتا رہا۔ آخر مایوس ہو کر چلا گیا۔ بعد میں سلیم کو پتہ چلا تو وہ علی بخش پر سخت ناراض ہوا کہ اس نے امجد کو گول کمرے میں صوف پر کیوں نہ بھایا اور فرنج سے نکال کر کوکا کولا کیوں نہ پیش کیا۔ اب اس کا دوست سمجھے گا کہ یہ لوگ دیہاتی اور جنگلی ہیں۔ علی بخش کو سلیم کی ڈاٹ کا بڑا رخ ہوا۔ جب یہ بات کریل صاحب تک پہنچی تو انہوں نے محسوس کیا کہ تنازعہ معمولی ہے جو چائے کی ایک پیالی میں سما سکتا ہے۔ کریل صاحب نے اپنے بیٹے سلیم اور ملازم علی بخش کو ایک دیہاتی کا قصہ سنانا شروع کیا کہ ایک دیہاتی لڑکا اپنے گاؤں سے پر امری پاس کرنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں داخل ہوا۔ پہلے دن جب وہ سکول پہنچا تو اس نے سر پر صافہ، کرتا اور تہذیب تن کیا ہوا تھا۔ ماسٹر جی نے شلوار پہننے کو کہا تو وہ بولا۔ ”اوخدایا! شلوار تو لڑکیاں پہنتی ہیں۔“ سکول میں اسے چھوٹا چودھری کہا جاتا تھا۔ اس سکول کے سینڈ ماسٹر کوٹ پتلون پہننے تھے اور ہر فقرے میں دو تین لفظ انگریزی کے بولتے تھے۔ ایک دن وہ شکار کھیلتے ہوئے چھوٹے چودھری کے گاؤں جا پہنچے۔ رات ہو رہی تھی، اس لیے انہوں نے چھوٹے چودھری کے گھر ہی میں رات بسر کرنے کا پروگرام بنایا۔ چھوٹا چودھری ویسے تو ماسٹر صاحب کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ لیکن وہ حیران تھا کہ ان کی مہمان نوازی کیسے کی جائے؟ چھوٹے چودھری نے ماسٹر صاحب کو چوپال میں ٹھہرایا جس میں ایک طرف گھوڑی بندھی ہوئی تھی اور دوسری طرف گاؤں کے کچھ لوگ آگ کے برابر بیٹھے ہوئے تھے۔ سب لوگوں نے ماسٹر صاحب کا خوب استقبال کیا۔ اور باری باری ان کی خیریت پوچھی۔ ماسٹر صاحب کو ایک رنگی چارپائی پر بٹھایا گیا۔ گاؤں کا نائی ماسٹر صاحب کے پاؤں دبانے لگا۔ چونکہ سردی کا موسم تھا اس لیے ماسٹر جی نے چائے مانگی۔ بڑی مشکل سے مقامی حکیم کے گھر سے تھوڑی سی چائے ملی۔ اور بد مزہ سی چائے تیار ہوئی۔ ماسٹر صاحب نے صرف ایک گھونٹ پیا اور پیالی رکھ دی۔ بہرحال کچھ تلائی رات کے کھانے پر مرغ کے سالن سے کردی گئی۔ رات کو ماسٹر صاحب وہیں چوپال میں سوئے جس کے ایک حصے میں گھوڑی کا حانتی رہی۔ صبح کو ماسٹر صاحب نے ہرے بھرے کھیتوں کی سیر کی اور گاؤں کی مسجد کے غسل خانے میں غسل کیا۔ کہانی کے دوران کریل صاحب کا بینا سلیم مسلسل چھوٹے چودھری کی سادگی، سادہ لوگ اور بے وقوفی کا مذاق اڑاتا رہا۔ مثلاً وہ کہتا۔ ”جی مج پا پینڈ و تھا۔“ پھر وہ کہتا کہ ابا جان! اچھا ہوا آپ فوج میں آگئے ورنہ ہم بھی چھوٹے چودھری کی طرح مویشیوں کے ساتھ سوتے اور مسجد میں جا کر نہاتے۔ چھوٹا چودھری خاموشی سے پڑھتا رہا۔ میزک پاس کر کے وہ لا ہور کا لج میں چلا گیا۔ اس کے والد نے تھوڑی سی زمین بیچ دی اور اس طرح چھوٹے چودھری نے مزید تعلیم حاصل کی اور پھر وہ خاندانی دستور کے مطابق فوج میں بھرتی ہو گیا۔ سلیم حیرت سے بولا۔ ”ابا جان۔ تو آپ چھوٹے چودھری کو جانتے ہوں گے کیا وہ آپ کے ماتحت کام کرتا ہے؟ آپ اسے بلا یئے نا کہی! ہم چھوٹے چودھری کو دیکھیں گے۔ ہم بالکل نہیں نہیں گے۔“ کریل صاحب خود کھڑے ہوئے اور سلیم سے کہا دیکھو چھوٹا چودھری اپنے بازو پھیلائے تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ سلیم حیرت میں گم ہو گیا۔ وہ بے ساختہ اپنے باپ سے لپٹ گیا۔ سلیم اور علی بخش دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے اور دونوں کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے محبت کی چمک تھی۔ ایسا پہنچا اصلی لباس میں بھی بہت بھالا لگ رہا تھا۔



اقتباسات کی تشریح

اقتباس نمبر 1

(بورو 2016ء)

سلیم کان پر ہاتھ رکھ کر بولے: ”خدا اس دیہاتی زندگی سے بچائے۔ ابا جان! اچھے ہوا آپ فوج میں آگئے! ورنہ ہم بھی چھوٹے چودھری کی طرح مویشیوں کے ساتھ سور ہے ہوتے اور مسجد میں جا کر نہاتے۔“ لیکن چھوٹا چودھری تو اس زندگی سے بھی ناخوش نہ تھا۔ ”مگر ابا جان! بے چارے ماسٹر جی کا کیا بنا؟“

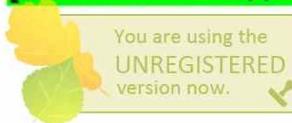
سبق کا عنوان: قدریاں

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

| | |
|-------------------------|---------------|
| مصنف کا نام: | کریم محمد خان |
| معانی | معانی |
| الفاظ | الفاظ |
| جانور | پناہ چاہنا |
| مویشیوں | کان پر ہاتھ |
| بے چارے | ذکھی |
| جس کا کوئی بس ناچلتا ہو | ناخوش |

تشریح:

زریں انقلاب کے بعد انسان نے گھر بنایا کہ رہنا شروع کیا یہ چند گھروقت گزرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی بستیوں اور پھر بڑے بڑے شہروں میں تبدیل ہونے لگے اور ایک وقت آیا جب روزمرہ زندگی کی سہولیات کے حوالے سے شہروں میں زندگی کا معیار بہت بہتر ہو گیا اس کے عکس دیہاتوں میں رہنے والے افراد کی زندگی میں بہت کم تبدیلی آئی۔ نتیجہ یہ تکالکہ شہروں میں رہنے والے افراد یہ سمجھنے لگے کہ شاید وہ دیہاتیوں سے بہتر ہیں۔ سلیم کا کردار اسی رویے کو ظاہر کرتا ہے جب سلیم کے والد نے اسے ایک دیہاتی چودھری کا واقعہ سنانا شروع کیا تو واقعہ کے آغاز میں جب سلیم کو پتہ چلا کہ دیہات کے لوگ گھروں میں مویشی رکھتے ہیں اور گرمیوں کے موسم میں جہاں کھلی فضائیں وہ سوتے ہیں وہیں آس پاس مویشی بھی بندھے ہوتے ہیں تو اس نے شکر ادا کیا کہ اس کا باپ فوج میں بھرتی ہو گیا اور اس طرح وہ دیہات میں رہنے سے فیکر گیا اور نہ اسے بھی دوسرا دیہاتیوں کی طرح مویشیوں کے ساتھ سونا پڑتا اور مسجد میں جا کر نہاتا پڑتا۔ سلیم کی باتیں سن کر سلیم کے والد نے اسے کہا کہ چھوٹا چودھری ایسی زندگی گزارتے ہوئے بھی خوش و خرم تھا اسے کسی طرح کی پریشانی یا غم نہیں تھا لیکن سلیم نے اس بات کی طرف توجہ دینے کی بجائے والد سے یہ پوچھا کہ ماسٹر جی کا کیا بنا؟ اس سوال کے پیچھے ایک تو واقعہ کی تکمیل کے حوالے سے تجسس موجود ہے اور دوسرا یہ کہ سلیم دیہاتیوں کو اور ان کے رہن سہن کو پسندیدہ نہیں سمجھتا تھا تو یہ چاہتا تھا کہ ماسٹر جی کا ردِ عمل اسے پتہ چلے تاکہ وہ اپنے موقف کو صحیح ثابت کر سکے کہ دیہاتیوں کو زندگی گزارنے کے آداب نہیں آتے وہ انسانی سطح پر نہیں بلکہ حیوانی سطح پر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب اسے پتہ چلتا ہے کہ دیہاتی لوگ بڑے پُر خلوص اور کھرے ہوتے ہیں اور خود اس کا والد ہی چھوٹا چودھری ہے تو دیہاتیوں کے لیے اس کے دل میں نا صرف نرم گوشہ پیدا ہو جاتا ہے بلکہ ایک طرح کی محبت بھی اُن سے کرنے لگتا ہے۔

**اقتباس نمبر 2**

یہ نہیں کہ چھوٹا چودھری یا اس کے گھروالے مہمان نواز نہ تھے۔ انھیں صرف اس بات کا یقین نہیں تھا کہ ان کی مہمان نوازی ماشرجی کو موافق بھی آئے گی یا نہیں۔ بہر حال انھوں نے اپنی تواضع کی ابتداء کی۔ چھوٹا چودھری اور اس کے بڑے بھائی ماشرجی کو بعد تعظیم اپنی چوپال میں لے گئے۔

| سبق کا عنوان: | قدرایاز | مصنف کا نام: | کرنل محمد خان |
|--------------------------|---------------|---------------------------------------|--------------------|
| خط کشیدہ الفاظ کے معانی: | الفاظ | معانی | الفاظ |
| موافق | چوپال | دیہات کی بیٹھ کھانا سبل کر بیٹھتے ہیں | مزاج کے مطابق، راس |
| تعظیم | خاطر، آڈ بھگت | احترام-عزت | تواضع |

سیاق و سبق:

اس سبق میں مصنف نے واضح کیا ہے کہ دیہاتی ہونا معموب نہیں۔ مصنف کو وسیع بگلا ملا جس کو انہوں نے آرائش سے خوبصورت بنایا۔ ان کا پہلا سلیم دن بھر بیڈ منٹن کھیلتا اور اوزشام کو دوستوں کے ہمراہ ٹوپی دیکھتا۔ ایک دن اس کا دوست امجد آیا تو ملازم نے خاطر خواہ خدمت نے کی جس پر سلیم نے اسے دیہاتی کہا۔ ملازم نے مصنف سے شکایت کی تو مصنف نے انہیں ایک دیہاتی چھوٹے چودھری کا قصہ سنانا شروع کیا۔ چھوٹا چودھری پر ائم्रی کے بعد شہر کے سکول میں داخل ہوا۔ ایک دن اس کے ایک استاد شکار کھیلتے ہوئے اس کے گاؤں آگئے چھوٹا چودھری انہیں دیکھ کر خوش ہوا لیکن متکفر تھا کہ ماشرجی کی خدمت کیے کرے۔ تشرط طلب اقتباس اسی موقع سے لیا گیا ہے۔

شرط: دیہات میں رہنے والے لوگ عموماً شہروں میں بنتے والوں لوگوں سے زیادہ مہمان نواز ہوتے ہیں۔ انھیں جو وسائل اور سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔ وہ ان میں رہنے ہوئے کسی طرح کا بجلی یا کوتا ہی نہیں کرتے۔ سلیم میاں کو ان کے والد بتاتے ہیں کہ جب ماشرجی چھوٹے چودھری کے مہمان بن کر اس کے گاؤں آئے تو چھوٹے چودھری کو اس کی توقع نہیں تھی۔ لیکن اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ چھوٹا چودھری یا اس کے گھروالے مہمان نوازی کے آداب نہیں جانتے تھے۔ بات صرف اتنی تھی کہ انھیں اس امر کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ ماشرجی کی توقعات پر پورا بھی اتر سکیں گے یا نہیں۔ ماشرجی کو ان کی میزبانی پسند بھی آئے گی یا نہیں۔ ہمارے یہاں شہری اور دیہاتی زندگی میں رہن سہن کا خاص فرق رہا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب دیہات میں دودھ یا لیسی ہی مشروب کے طور پر پیش کی جاتی تھی۔ چائے یا دوسرے مشروبات دیہات میں متعارف نہیں ہوئے تھے۔ دیہات کے گھروں میں انسانوں کے ساتھ پالتو جانور بھی موجود ہوتے تھے۔ صحن میں ایک طرف گھر کے افراد کی چار پائیاں بچھی ہیں تو قریب ہی گائے یا بھینس بھی بندھی موجود ہے۔ شہر میں بنتے والے لوگ اس طرز زندگی کا تصور نہیں کر سکتے یہی وجہ تھی کہ جب چھوٹے چودھری نے ماشرجی کو اپنے گاؤں میں اپنا مہمان پایا تو اس کے لیے یہ غیر متوقع تھا۔ لیکن اس نے ماشرجی کی تواضع کا آغاز کیا اور انتہائی عزت و احترام کے ساتھ انھیں گاؤں کے چوپال میں لے گیا۔ ماضی میں عام طور پر اور موجودہ زمانے میں بھی کہیں کہیں دیہات میں چوپال موجود ہیں۔ چوپال گویا دیہات کی پارلیمنٹ ہوتی ہے جہاں گاؤں کے بڑے بوڑھے روزرات کو اکٹھے ہوتے، ایک دوسرے سے اپنے دکھ سکھ بیان کرتے۔ گاؤں کے اجتماعی اور انفرادی معاملات زیر بحث آتے اور اپنی بساط کے مطابق انھیں حل کرنے کی نہ صرف تجاویز پیش کی جاتیں بلکہ عملی اقدام اٹھانے کی منصوبہ بندی بھی کی جاتی۔ چھوٹے چودھری کے لیے ماشرجی کی شخصیت اتنی اہم تھی کہ وہ انھیں لے کر چوپال لے گیا جہاں انھیں گاؤں کے سبھی اہم افراد سے ملایا گیا۔

اقتباس نمبر 3

چودھری نے ان کے لیے اکتوپی ریشمی رضاۓ نکلوائی اور وہ سفید جھالوں والا تکریب بھی، جس کے غلاف پر بارہ سنگھے کی تصویر کر دھی ہوئی تھی۔ بے شک تیکے میں پچ کی نسبت اکڑ زیادہ تھی اور ماشرجی کو اسے سر کے نیچے فٹ کرنے میں کچھ وقت بھی پیش آئی، لیکن آخر آرام سے سو گئے۔

| | | | |
|---------------|---------|--------------|---------------|
| سبق کا عنوان: | قدرایاز | مصنف کا نام: | کرنل محمد خان |
|---------------|---------|--------------|---------------|



خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|-------|---------------------------|-------|--------------------|
| وقت | سختی | غلاف | مشکل، پریشانی |
| جھار | تکیہ کا اوپری کپڑا، جزدان | جھار | حاشیہ، کنارا، اپلے |
| | | | |

تشریح: جہاں وسائل محدود ہوں وہاں سماجی زندگی دوستوں پر موجود ہوتی ہے ایک روزمرہ کے معمولات اور رہنا سہنا دوسرا ہم موقع کی سرگرمیاں، چنانچہ عام طور پر ہمارے یہاں یہ بات دیکھی جاسکتی ہے کہ گھر کے افراد عام طور پر جو برتن، بستر کی چادریں، کبل وغیرہ استعمال کرتے ہیں وہ مہمانوں کو نہیں دیتے بلکہ گھر میں جو بہترین برتن ہوتے ہیں۔ ان میں مہمانوں کو کھانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مہمان کسی گھر میں قیام پذیر ہوتا ہے بہترین بستر پیش کیا جاتا ہے جب ماسٹر جی چھوٹے چودھری کے مہمان ہوتے اور رات کو اس کے یہاں قیام کیا تو چودھری نے ماسٹر جی کے لیے گھر میں موجود واحد لیٹنی رضائی نکلوائی اور تکنیکی بھی۔ جس کے چوگر و سفید جھال رکی ہوئی تھی اور غلاف پر بارہ سنگھے کی تصویر کڑھی ہوئی تھی۔ یہ دیہاتی لوگوں کی خوش ذوقی کی علامت تھی۔ ایک زمانہ تھا جب دیہات میں اڑکیوں کو کشیدہ کاری اور کڑھائی سکھائی جاتی تھی انھیں کروشیا سکھایا جاتا تھا۔ بستر کی چادریوں، تکیے، ٹرکوں کے غلافوں کے گرد کریشے کی جھالر بنائی جاتی تھی اور ان پر اپنے ذوق کے مطابق پھولوں اور جانوروں کی تصویریں کاڑھی جاتی تھیں۔ یہ سلیقہ شعاراتی کی علامت تھی۔ چھوٹے چودھری نے گھر میں موجود بہترین بستر ماسٹر جی کے لیے بچھوایا۔ تکیہ نرم و ملائم نہیں تھا بلکہ اس میں لپک کے مقابلے میں اکڑ زیادہ تھی۔ یہ کرنل محمد خاں کے تجربے اور گھرے مشاہدے کی بات ہے۔ شاید یہ دیہاتی مزاج کی علامت تھی۔ ماسٹر جی جو شہر سے گئے تھے انھیں یہ تکیہ سر کے نیچے فٹ کرنے میں اگرچہ مشکل پیش آئی لیکن بہر حال آخر کار وہ آرام سے سو گئے۔ اگر ہمیں ایک طرف چھوٹے چودھری کی مہمان نوازی نظر آتی ہے کہ وہ امکانی حد تک ماسٹر جی کو آسائش مہیا کرنے کی تگ دو دو میں تھا تو دوسری طرف ماسٹر جی کی کشادہ ولی بھی دکھائی دیتی ہے کہ انھوں سے کسی بھی مرحلے پر ناک بھوں نہیں چڑھائی اور نہ ناگواری کا مظاہرہ کیا۔

اقتباس نمبر 4

طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ تنازع بہت حنفی ہے اور یہ کہ دو طرفہ طوفان کا حدود دار بعد ایک چائے کی پیالی میں سماستا ہے۔

سبق کا عنوان:

قدِ رایاز

الفاظ

معانی

مصنف کا نام:

کرنل محمد خاں

الفاظ

معانی

| | | | |
|-------|-----------|------|--------------|
| طرفین | دونوں طرف | واضح | صاف / دوٹوک |
| | جھگڑا | خنفی | ہلاک، معمولی |

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

تشریح: سلیم میاں اپنے دوست امجد صاحب کی حسب توقع خاطر تواضع نہ ہونے پر علی بخش پر بر سے جس کا علی بخش کو دکھ ہوا۔ انھوں نے اس کا گلہ کیا۔ سلیم میاں نے اپنا موقف بیان کیا، دونوں کے بیانات سامنے آنے پر اندازہ ہوا کہ جھگڑا انہیانی معمولی ہے۔ اور جو طوفان انھا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ چائے کی پیالی میں سماستا ہے۔ اگر ہم روزمرہ زندگی کے اختلافی معاملات کو دیکھیں تو وہ اتنے سمجھیں ہوتے نہیں جتنا ہم انھیں بنالیتے ہیں۔ اگر مخندے دل و دماغ سے ان پر غور کر لیا جائے اور ایک دوسرے کے موقف کو سن کر سمجھنے کی کوشش کی جائے تو بیشتر معاملات آسانی سے سمجھائے جاسکتے ہیں۔ اگر ہمارے رویوں میں لپک ہو، ہم دوسرے کی بات کو بھی اتنی اہمیت دیں جتنا، ہم اپنی بات کو سمجھتے ہیں تو جھگڑے اختلاف یا تنازع کی صورت پیدا ہی نہ ہو۔ لوگ جب اپنے موقف کو صحیح اور دوسرے کے موقف کو غلط قرار دیتے ہیں تو پھر اختلاف جھگڑے اور ناراضی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ سلیم میاں اور علی بخش کے درمیان رنجش کا سبب ہی محض ایک مغالطہ تھا۔ سلیم میاں نے یہ فرض کر لیا کہ میزبانی کے آداب میں یہ شامل ہے کہ مہمان کو ڈر انگ روم میں بٹھا کر کوکا کولا پلائیا جائے۔ اس کے عکس علی بخش کے لیے مہمان کا برآمدے میں آرام کریں پر بٹھانا اور اسے مٹھندا اپنی پلاڈینا کافی تھا۔ اتنی بات پر سلیم میاں غصے میں آگے کے اور علی بخش کو ڈر انگ دیا۔ مصنف کے نزدیک یہ معمولی سی بات تھی۔ اس کی نوعیت کو



ظاہر کرنے کے لیے انہوں نے انگریزی ادب سے محاورہ لیا کہ یہ طوفان چائے کی پیالی میں سماستا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ماضی سے ایک واقعہ سنایا کہ اس مخالف طے کو دور کیا کہ دیہاتی ہونا گنوار پن کی نشانی ہے۔

سوالات

سوال: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

سوال: مصنف کوں قسم کا بانگلارہنے کو ملا؟

جواب: کرنیلوں کو رہائش کے لئے عمدہ سی کلاس بنگلے ملتے ہیں۔ مصنف کو ایسا بانگلا ملا جو اپنی کلاس میں بھی منفرد تھا، یہ دو ایکٹر پر محیط تھا اور غمارت کے سامنے وسیع چمن تھا۔

(بورڈ 2017ء)

سوال: سلیم میاں کا مشغله کیا تھا؟

جواب: سلیم میاں بیڈ منٹن کھیلتے اور سر شام ہی دوستوں کے ہمراہ ٹیلی ویژن دیکھتے۔

(بورڈ 2017ء)

سوال: سلیم میاں، علی بخش پر کیوں بربہم ہوئے؟

جواب: سلیم میاں کی غیر موجودگی میں ان کا دوست امجد ملنے آیا۔ علی بخش نے اس کی خاطر خواہ خدمت نہ کی جس پر سلیم میاں علی بخش پر بربہم ہوئے کہ امجد سمجھے گا ہم دیہاتی ہیں، ہمیں آداب نہیں آتے۔

سوال: دیہاتی لڑکا پہلے دن سکول گیا تو اس نے کیا بالس پہن رکھا تھا؟ (بورڈ 2015ء)

جواب: دیہاتی لڑکا جب پہلے دن شہر کے سکول گیا تو نگے سر پر صافہ باندھ رکھا تھا۔ بدن پر کرتا اور تہذیب پااؤں میں پوٹھوہاری جوتا پہن رکھا تھا۔

سوال: ماشربی چھوٹے چودھری کے گاؤں کیوں گئے تھے؟

جواب: ماشربی شکار کے شوقین تھے۔ ایک دفعہ شکار کرتے کرتے سلیم کے گاؤں جا پہنچے۔

(بورڈ 2016ء)

سوال: ماشربی کو چائے کیسے پیش کی گئی؟

جواب: مقامی حکیم کے گھر سے مغلوا کر چائے بنائی گئی لیکن وہ کوئی کامیاب چائے نہیں۔ ماشربی نے ایک گھونٹ پیا اور پیالی رکھ دی۔

سوال: دیہاتی لڑکے کی کہانی سن کر سلیم میاں پر کیا اڑا ہوا؟

جواب: سلیم میاں کو احساس ہوا کہ دیہاتی ہونا باعث عار نہیں اور اب اس کی آنکھوں میں دیہاتی کے لیے محبت کی چمک تھی۔

سوال: سلیم میاں کون سے امتحان سے فارغ ہوئے تھے؟

جواب: سلیم میاں میڑک کے امتحان سے فارغ ہوئے تھے۔

سوال: کرٹل محمد خان نے ملازمت کے بعد کہاں سکونت اختیار کی؟

جواب: کرٹل محمد خان نے ملازمت کے بعد اوپنڈی میں سکونت اختیار کی۔

سوال: سلیم میاں نے علی بخش کو کیا کہا؟

جواب: سلیم میاں نے علی بخش کو ڈانٹا اور کہا تم بد تیز ہو، گنوہ ہو، دیہاتی ہو۔

سوال: علی بخش سلیم کے لئے کیسے جذبات رکھتا تھا؟

جواب: علی بخش سلیم سے اُنس تھا کیونکہ سلیم اس کے ہاتھوں میں پلا تھا۔



سوال: سکول میں لڑ کے سینڈ ماٹر کیا کہتے تھے؟

جواب: سکول میں لڑ کے سینڈ ماٹر کو جینل میں کہا کرتے تھے کیونکہ وہ سوٹ پہنچتے تھے۔

سوال: سینڈ ماٹر کیسے انسان تھے؟

جواب: سینڈ ماٹر بہت خوش مزاج انسان تھے۔ وہ باکی کے کھلاڑی اور شکار کے شوقین تھے۔

سوال: علی بخش کیوں ناخوش تھا؟

جواب: علی بخش اس لیے ناخوش تھا کہ اُسے دیہاتی کہا گیا تھا۔

سوال: رات کے کھانے میں ماٹر جی کو کھانے کے لیے کیا دیا گیا؟

جواب: رات کے کھانے میں ماٹر جی کو مرغ کا سالن دیا گیا۔

سوال: ماٹر جی فرش پر کیوں نہیں بیٹھ سکتے تھے؟

جواب: ماٹر جی نے پتوں پہن رکھی تھی اس لیے وہ فرش پر بیٹھنے کی بجائے رنگیلی چارپائی پر بیٹھے۔

سوال: رات کے وقت ماٹر صاحب کی کیسے خدمت کی گئی؟

جواب: ماٹر جی کے لیے بستر لگایا گیا، ریشمی رضائی اور سفید جھال والا تکیہ دیا گیا جس پر بارہ سنگھے کی تصویر کرہی ہوئی تھی۔ مرغ کے سالن سے تواضع کی گئی۔

سوال: چودھری نے کالج کی تعلیم کیسے حاصل کی؟

جواب: چودھری کے پاس پیئے کم تھے اس لیے اس نے تھوڑی سے زمین پیچ کر تعلیم حاصل کی۔

سوال: ماٹر جی نے کہاں غسل کیا؟

جواب: ماٹر جی نے گاؤں میں مسجد کے غسل خانے میں غسل کیا۔

سوال: سلیم کو جب معلوم ہوا کہ چھوٹا چودھری اس کا باپ ہے تو اس کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: سلیم کو جب معلوم ہوا کہ چھوٹا چودھری اس کا باپ ہے تو وہ بہوت ہو گیا۔

کثیر الامتحابی سوالات

- 1 - کرذل محمد خان پیدا ہوئے۔

(A) گوجرانوالہ میں (B) فیصل آباد میں (C) چکوال میں (D) مظفر گڑھ میں

- 2 - کرذل محمد خان کا نام پیدائش ہے۔

(A) ۱۹۲۰ء (B) ۱۹۳۰ء (C) ۱۹۴۰ء (D) ۱۹۵۰ء

- 3 - ۱۹۶۵ء میں کرذل محمد خان نے نمایاں کارنا میں سر انجام دیئے۔

(A) واہگہ کے مجاز پر (B) چونڈہ کے مجاز پر (C) رن کچھ کے مجاز پر (D) سیالکوٹ کے مجاز پر

- 4 - کرذل محمد خان نے ملازمت کے بعد مستقل سکونت اختیار کی۔

(A) لاہور میں (B) کراچی میں (C) اسلام آباد میں (D) راولپنڈی میں

- 5 - کرذل محمد خان نے سینڈ لیفٹیننٹ کمیشن حاصل ہے۔

(A) 1938ء میں (B) 1940ء میں (C) 1942ء میں (D) 1944ء میں



- 6- سبق ”قد رایاَز“ کے مصنف ہیں۔
 (A) مولوی شلی (B) مولانا ظفر علی خان (C) کرٹل محمد خان (D) سید احمد خان
- 7- کرٹل محمد خان کا سبق ”قد رایاَز“ ماحوذ ہے۔
 (A) ”بزم آرائیاں“ سے
 (B) ”چند ہم عصر“ سے
 (C) ”دھنک پر قدم“ سے
 (D) ”سات سمندر پار“ سے
- 8- کرنیلوں کو رہا ش کے لیے بنگلے ملتے ہیں۔ (بورڈ 16-2015ء)
 (A) اے کلاس (B) بی کلاس (C) سی کلاس (D) ذی کلاس
- 9- کرٹل محمد خان کو ملنے والا بگلا واقع تھا۔
 (A) ایک ایکڑ میں (B) دو ایکڑ میں (C) تین ایکڑ میں (D) چار ایکڑ میں
- 10- کرٹل محمد خان کے بنگلے کے سامنے تھا۔
 (A) چن (B) برآمدہ (C) ندیم (D) سکول
- 11- کرٹل محمد خان کے بیٹے کا نام تھا۔
 (A) کلیم (B) علی بخش (C) سلیم (D) فہیم
- 12- کرٹل محمد خان کے ملازم کا نام تھا۔
 (A) علی خان (B) علی بخش (C) مالک (D) رحمت علی
- 13- علی بخش کوڈا ناتھا تھا۔
 (A) ملازم نے (B) مالک نے (C) سلیم نے (D) مصنف نے
- 14- علی بخش کو سلیم سے تھا۔
 (A) بیر (B) مخالفت (C) انس (D) جھگڑا
- 15- سلیم میاں میرک کے امتحان سے فارغ ہوئے۔
 (A) ہفتہ پہلے (B) مہینا پہلے (C) سال پہلے (D) ابھی ابھی
- 16- سلیم دوستوں کے ساتھ کھلتے۔
 (A) کرکٹ (B) فٹ بال (C) بدیمن (D) ہاکی
- 17- سلیم اور اس کے دوست ٹی۔ وی دیکھنے بیٹھ جاتے۔
 (A) صبح سوریے (B) سر شام (C) بدنیز، گنوار، دیہاتی (D) رات کو
- 18- سلیم میاں نے علی بخش کو کہا۔
 (A) جاہل، دیہاتی، آن پڑھ (B) بدیمنز، گنوار، دیہاتی (C) بدنیز، گنوار، دیہاتی (D) جاہل، گنوار، دیہاتی
- 19- سلیم کی غیر حاضری میں اس کا دوست آیا۔
 (A) اکرم (B) امجد (C) انور (D) ارشد



- 20۔ سلیم کا دوست امجد بیٹھا۔

- (D) مہمان خانے میں (C) برآمدے میں (B) صحن میں (A) کمرے میں
علی بخش نے امجد کو پیش کیا۔

- 21۔ علی بخش اس لیے ناخوش تھا کہ اسے کہا گیا۔

- (D) کھانا (C) سخنڈاپی (B) دودھ (A) شربت
علی بخش اس لیے ناخوش تھا کہ اسے کہا گیا۔

- 22۔ (A) آن پڑھ (B) جاہل (A) کرنل محمد خان کی کہانی کا اصل کردار تھا۔

- (D) گنوار (C) دیہاتی (B) سلیم (A) علی بخش
کرنل محمد خان پہلے دن کلاس میں گیا تو سرپر باندھ رکھا تھا۔

- 23۔ (A) پگڑ (B) عمامہ (A) کرنل محمد خان کے پاؤں میں جوتا تھا۔

- (D) مصنف خود (C) امجد (B) سلیم (A) کرنل محمد خان پہلے دن کلاس میں گیا تو سرپر باندھ رکھا تھا۔

- 24۔ (A) کرنل محمد خان کے پاؤں میں جوتا تھا۔

- (D) اجرک (C) صاف (B) عمامہ (A) کرنل محمد خان کے پاؤں میں جوتا تھا۔

- 25۔ (A) پشاوری (B) پٹھوہاری (A) ان دنوں پتوں پوش نظر آتے تھے۔

- (D) کوئی بھی نہیں (C) خال خال (B) بہت زیادہ (A) چند ایک
سکول میں پتوں پہننے تھے۔

- 26۔ (A) ماسٹر (B) ہیڈ ماسٹر (A) لڑکے سینڈ ماسٹر کو کہتے تھے۔

- (D) چودھری صاحب (C) جنٹل میں (B) سرجی (A) سینڈ ماسٹر صاحب کھلاڑی تھے۔
(D) بیڈ منٹن کے

- 27۔ (A) فٹ بال کے (B) ہاکی کے (A) سینڈ ماسٹر صاحب کو شوق تھا۔

- (D) کبدی کا (C) کرکٹ کے (B) ہاکی کے
سینڈ ماسٹر صاحب کھلاڑی تھے۔

- 28۔ (A) پڑھنے کا (B) پڑھنے کے گھر گئے۔

- (D) سکبر میں (C) نومبر میں (B) فروری میں (A) سینڈ ماسٹر صاحب کھلاڑی تھے۔

- 29۔ (A) پہلوان (B) چھوٹا چودھری (A) مصنف کو ماسٹر صاحب کہتے تھے۔

- (D) صاحب بہادر (C) بڑا چودھری (B) چھوٹا چودھری
مصنف اور اس کا بڑا بھائی ماسٹر صاحب کو لے گئے۔

- 30۔ (A) گھر میں (B) حوالی میں (A) چوپال کے حصے تھے۔

- (D) مہمان خانے میں (C) چوپال میں (B) حوالی میں (A) چوپال کے حصے تھے۔

- 31۔ (A) ایک (B) دو (A) چار



- 35- چوپال کے ایک حصے میں بندھی تھی۔
 (A) گائے (B) بھینس (C) اونٹی (D) گھوڑی
- 36- مقامی بولی میں سترہ کہتے ہیں۔
 (A) کرے کو (B) فرش کو (C) میدان کو (D) گھاس کے نرم زرم فرش کو
- 37- گاؤں کے آدمی سترہ پر بیٹھے پر رہے تھے۔
 (A) جوس (B) شربت (C) لی (D) حقہ
- 38- ماسٹر جی کو بھایا گیا۔
 (A) کری پر (B) صوفے پر (C) فرش پر (D) رنگیلی چارپائی پر
- 39- ماسٹر جی کے پاؤں دابنے لگا۔
 (A) نوکر (B) مصنف خود (C) نائی (D) ماشکی
- 40- سلیم کے مطابق مکتی کے بھٹے کھائے جاتے ہیں۔
 (A) سردیوں میں (B) گرمیوں میں (C) پکنک پر (D) بارش میں
- 41- سلیم کے مطابق گھر میں پلایا جاتا ہے۔
 (A) شربت (B) چائے (C) دودھ (D) لی
- 42- سینئڈ ماسٹر کے لیے چائے کہاں سے ملی؟
 (A) حکیم کے گھر سے (B) جام کے گھر سے (C) ڈاکٹر کے گھر سے (D) مولوی کے گھر سے
- 43- سلیم کے مطابق چائے تو بنا سکتا ہے۔
 (A) عام آدمی بھی (B) ملازم بھی (C) ڈرائیور بھی (D) جمعدار بھی
- 44- گاؤں میں رواج تھا۔
 (A) دودھ پینے کا (B) چائے پینے کا (C) لی پینے کا (D) چائے پینے کا
- 45- ماسٹر جی نے پیالی رکھ دی۔
 (A) ایک گھوٹ پی کر (B) دو گھوٹ پی کر (C) آدمی چائے پی کر (D) ساری چائے پی کر
- 46- رات کو ماسٹر جی کو کھانے میں دیا گیا۔
 (A) مرغ کا سالن (B) پلاو (C) دال (D) پانچھ
- 47- ماسٹر جی کو سونے کے لیے جو تکیہ دیا گیا اس پر تصویر بنی ہوئی تھی۔
 (A) ہرن کی (B) شیر کی (C) بارہ سنگھے کی (D) عقاب کی
- 48- ماسٹر جی کے قریب سور ہے تھے۔
 (A) چودھری (B) نوکر (C) چودھری اور اس کا نوکر (D) گاؤں کا نائی
- 49- ماسٹر جی نے غسل کیا۔
 (A) حمام کی دکان پر (B) مسجد میں (C) حوالی میں (D) غسل نہیں کیا



50۔ دیہاتیوں نے ماشِر جی سے برخورداروں کی خریت پوچھی:
 (پرنسپل، 2016ء)
 (A) نومولوڈ (B) نامولوڈ (C) شیرخوار (D) تابع فرمان

جوابات

| نمبر شمار | جواب |
|-----------|------|-----------|------|-----------|------|-----------|------|
| 1 | C | 2 | A | 3 | C | 4 | D |
| 5 | B | 6 | C | 7 | A | 8 | C |
| 9 | B | 10 | A | 11 | B | 12 | B |
| 13 | C | 14 | C | 15 | D | 16 | C |
| 17 | B | 18 | C | 19 | B | 20 | C |
| 21 | C | 22 | C | 23 | D | 24 | C |
| 25 | B | 26 | C | 27 | C | 28 | C |
| 29 | B | 30 | C | 31 | D | 32 | B |
| 33 | C | 34 | B | 35 | D | 36 | D |
| 37 | D | 38 | D | 39 | C | 40 | C |
| 41 | B | 42 | A | 43 | D | 44 | C |
| 45 | A | 46 | A | 47 | C | 48 | C |
| 49 | B | 50 | B | | | | |